

27259- بوس و کنار، خلوت وغیرہ پر مشتمل زنا کے ابتدائی امور کا حکم

سوال

**سوال:** ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو رکبوں سے زنا تو نہیں کرتا تھا لیکن بوس و کنار کرتا تھا؟

پسندیدہ جواب

زنا صرف شر مگاہ سے نہیں ہوتا بلکہ زنا ہاتھ سے بھی ہوتا ہے اور وہ بے کسی اجنبی کو ہاتھ لگانا، آنکھ کا زنا یہ ہے کہ کسی حرام چیز کو دیکھنا، البتہ یہ الگ بات ہے کہ حد صرف شر مگاہ والے زنا پر ہی لگتی ہے۔

چنانچہ اس بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اللہ تعالیٰ نے ہر ابن آدم پر زنا کا کچھ نہ کچھ حسہ لکھ دیا ہے، جو اسے لازمی ملوث کرے گا، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنے سے ہوتا ہے، زبان کا زنا بولنے سے ہوتا ہے، دل کا زنا تنا اور چاہت کرنے سے ہوتا ہے، اور شرمگاہ اس تمام کی قدر یعنی یا تکذیب کرتی ہے)" (بخاری : 5889) (سلم : 2657)

اس لیے کسی بھی مسلمان کو بوس وکنار، خلوت اور ادھر ادھر نظریں مارنے پر مشتمل زنا کے ابتدائی مراحل کے بارے میں سستی اور کابلی نہیں بر تھی چاہیے، کیونکہ انہی کی وجہ سے انسان زنا میں ملوث ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کافر ہارے سے:

ترجمہ: زنا کے قریب بھی مت جاؤ، کیونکہ یہ بے حیائی ہے اور بر ارتaste ہے۔ [السراء: 32]

ناظروں کو حرام راستے پر استعمال کرنا شیطان کے کامیاب ترین حملوں میں شمار ہوتا ہے، اس کی وجہ سے انسان ہلاکت و تباہی کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے، اگرچہ ابتداء میں برائی کا ارادہ نہ بھی ہو، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو خاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ لِلّٰهِ مُنِيبٌ يَصْحُو مِنْ أَبْشَارٍ إِمْ سَخْطُوا عَلَىٰ فَرَدْ جَنَّمْ ذَلِكَ أَذْكَى قُتْمَانِ اللّٰهِ قُبْرِيْهِ بِهَا يَسْعَوْنَ (30) وَقُلْ لِلّٰهِ مُنِيبٌ يَصْحُو مِنْ أَبْشَارٍ إِمْ سَخْطُوا عَلَىٰ فَرَدْ جَنَّمْ ذَلِكَ أَذْكَى قُتْمَانِ اللّٰهِ قُبْرِيْهِ بِهَا يَسْعَوْنَ (30)﴾.

ترجمہ: مومنین سے کہہ دیں کہ: اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کیلئے زیادہ پاکدا منی کا باعث ہے، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بالکل باخبر ہے [30] اور آپ مومن خواتین سے بھی کہہ دیں: اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ [النور: 30-31]

ان آیات پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح نظروں کی خواہت کیسا تھا شر مکاہ کی خواہت کو منسلک کیا ہے، اور اس کلیئے شر مکاہ کی خواہت کا حکم دینے کی بجائے پہلے آنکھوں کی خواہت کرنے کا حکم دیا، کیونکہ نظریں دل کلیئے پیغام لیکر جاتی ہیں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ نے ان دو آیات میں مؤمن مرد و خواتین دونوں کو نظریں جھکا کر کھنے اور شر مگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا؛ صرف اس لیے کہ زنا کا معاملہ بہت ہی سُکھیں ہے، اس کی وجہ سے مسلمانوں میں بھیلے والا فساد اور اس کے منفی اثرات بہت دور رہے ہوتے ہیں، ویسے بھی نظریوں کو بے لکام چھوڑنے سے دلی بیماریوں کے دروازے کھلتے ہیں، اور انسان گناہ میں بنتلا

ہو جاتا ہے، ان گناہوں سے بچنے کیلئے نظروں کی خاطر بنا دی اکائی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**[فَقُلْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَعْصُمُ أَنْهَاكُمْ وَسَخْطُنِي فَرُوْحُكُمْ فَذَكِّرْ أَنْجَى أَنْجَى أَنَّ اللّٰهَ بِحِلْمِهِ هُنَّا يَضْعُفُونَ۔]**

ترجمہ: مومنین سے کہہ دیں کہ: اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شر مگاہوں کی خاطر کریں، یہ ان کیلئے زیادہ پاک امنی کا باعث ہے، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بالکل بانخبر ہے۔ [النور: 30]

اس لیے نظریں جھکا کر رکھنا اور شر مگاہ کی خاطر کرنا مومن کیلئے دنیا و آخرت دونوں جانوں میں پاکیزگی کا باعث ہے، بلکہ نظروں کو بے لگام چھوڑنا اور شر مگاہ کی خاطر نہ کرنے سے دنیا و آخرت میں سزا میں ملیں گی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محضوظ فرمائے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آیت کے آخر میں یہ بھی واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایک ایک کام سے کسی کا کوئی عمل بھی پوشیدہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی یہ صفت بیان کر کے اصل میں لوگوں کو گناہوں کے ارتکاب سے خبردار کیا گیا ہے، مباداً شریعت سے روگردانی نہ کریں، مزید ایک مومن کیلئے یادداہی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک اچھے عمل کو جانتا ہے، جیسے کہ ایک اور مقام پر فرمایا:

**[أَنَّكُمْ خَارِجُ الْأَعْدَى وَنَّا شَخْنُ الصَّدُورُ۔]**

اللہ نظروں میں چھپی باتوں اور سینے میں چھپے رازوں سے بھی بانخبر ہے۔ [غافر: 19] "انتی مانو ذرا کتاب : "التبیر و خطرہ"

چنانچہ مسلمان کو خلوت و جلوت ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے، ابھی خواتین کیستھے علیحدگی، حرام چیزوں کو دیکھنے، عورتوں کیستھے ہاتھ ملانے اور بوس و کنار سمیت زنا کے ابتدائی مراحل اور دیگر اسی طرح کے تمام حرام امور سے اپنے آپ کو دور رکھے۔

گناہ کا رشਾخہ اس دھوکے میں مت رہے کہ وہ زنا میں ملوٹ نہیں ہوگا، بس انہی ابتدائی مراحل پر ہی اکتفا کریگا، کیونکہ شیطان اسے مزید ورغلاتا رہے گا، اگرچہ صرف بوس و کنار کی وجہ سے زنا والی حد لا گو نہیں ہوتی، لیکن حکمران اس قسم کے گناہوں سے باز رکھنے کیلئے تعزیری سزا دے سکتا ہے۔

چنانچہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

- "تعزیری سزا ان تمام گناہوں میں دی جاسکتی ہے جس کا کوئی کفارہ یاد نہیں ہے؛ کیونکہ اس اعتبار سے گناہوں کی تین اقسام ہیں:
- 1- ایسا گناہ جس میں حد تو ہے لیکن کفارہ نہیں ہے
  - 2- جس میں کفارہ ہے حد نہیں ہے
  - 3- جس میں کفارہ اور حد دونوں نہیں ہیں

پہلی کی مثال: چوری، شراب نوشی، زنا، اور تمہت دوسری کی مثال: رمضان میں دن کے وقت جماع، حرام کی حالت میں جماع ہے تیسرا کی مثال: کسی ایسی لونڈی سے جماع کرنا جس میں کوئی اور مرد بھی شریک مالک ہو، کسی ابھی عورت کو بوسہ دینا، عوامی حمام میں زیر جامہ کے بغیر داخل ہونا، مردار، خون، سور کا گوشت کھانا وغیرہ" انتی مانو ذرا از: "علام الموقعین" (77/2)

اگر کوئی شخص ایسے امور میں ملوث ہو چکا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے کبھی توبہ کرے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور جو توبہ کر لے وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

اس قسم کے گناہوں کا کفارہ بننے کیلئے پانچوں نمازوں کی پابندی جیسا کوئی نیک عمل نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (پانچوں نمازوں، جمعہ سے جمعہ تک، رمضان سے رمضان تک درمیان میں آنے والے گناہوں کا کفارہ ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے) مسلم : (1/209)

واللہ اعلم.